

# عاشقوں کا سفرِ مدینہ

[www.sirat-e-mustaqeem.com](http://www.sirat-e-mustaqeem.com)

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں  
ہونے والا سنتوں بھرا بیان



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

نَوِيْتُ سُنَّتِ الْعَتِكَافِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اعتکاف کی نیت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیت فرمایا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

## دُرود شریف کی فضیلت

رسول اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر دُرودِ پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ یہ حاضری کا دن ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو شخص بھی مجھ پر دُرود پڑھتا ہے اُس کا دُرود میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: کیا وصالِ طاہری کے بعد بھی؟ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین پر انبیاء (عَلِیْہِمُ الصَّلٰوةُ السَّلَام) کے جہنموں کو کھانا حرام کر دیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی زندہ ہیں، انہیں روزی دی جاتی ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حصولِ ثواب کی خاطر بیانِ سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مَظْفُوف صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نَبِيَّةُ الْبُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ“ ”مُسْلِمَانِ كِي نَبِيَّةِ اُس كے عَمَلِ سے بہتر ہے۔ (2)

۱... ابنِ ماجہ، کتابِ ماجا فی الجنائز، باب ذکر وفاتہ ودفنہ، ۲/۲۹۱، حدیث: ۱۶۳۷

۲... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

دومدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

## بیانِ سننے کی نیتیں

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشاہدہ کروں گا۔ ❀ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْكُرُوا اللّٰهَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## بیان کرنے کی نیتیں

میں بھی نیت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُورَةُ النَّحْلِ، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْبُوعْظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجَمَةُ كُنْزِ الْاَيَانَ: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بخاری شریف (حدیث: 3461) میں وارد اس فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”بَلِّغُوا عَنِّيْ وَلَوْ اِيَّةَ“<sup>(۱)</sup> یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا تحم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ❀ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مُشْکِلُ الْاَقَاظ بولتے وقت دل کے اِغْلَاص پر توجہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مدنی

قافلہ، مدنی انعامات، نیز علاقائی دَوَرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رِغبتِ دِلاؤں گا۔ ﴿تَهْتَمِه لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔﴾ فِکْر کی حَفَاطَت کا ذِہن بنانے کی خاطر حَتّٰی اِلاَمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! ماہِ ذُو الْحِجَّۃُ الْحَرَامِ لِبَنی بَرِکتیں لُٹا رہا ہے، یہ وہ مُبَارَک اَیام ہیں کہ جن میں لاکھوں خُوش قسمت عازِ مینِ حج، حج کی سَعَادَتِ پا کر مَدِیْنَتُہ مُنَوَّرَہ رَاہِ اللہ شَرَفًاو تَعَطُّیًا کی زِیَارَت سے لُطفِ اَندوز ہوتے ہیں، یَقِیْنًا ذِکْرِ مَدِیْنۃِ عَاشِقَانِ رَسول کے لئے بَاعِثِ تَسکِیْنِ دِل و جان ہے، عِشاقِ مَدِیْنۃِ اِس کی فُرَقَت (جُدائی) میں تڑپتے اور زِیَارَت کے بے حد مُشْتاق رہتے ہیں۔ دُنیا کی حَتّٰی زبانون میں جس قدر قَصِیدے مَدِیْنَتُہ مُنَوَّرَہ رَاہِ اللہ شَرَفًاو تَعَطُّیًا کے ہَجْر و فِرَاق (جُدائی) اور اِس کے دِیدار کی تَمَنّٰیاں پڑھے گئے، اُتنے دُنیا کے کسی اور شہر یا خِطّے (سرزمین) کے لئے نہیں پڑھے گئے، جسے ایک بار بھی مَدِیْنۃِ کا دِیدار ہو جاتا ہے وہ اپنے آپ کو بَحْثِ بیدار (خُوش قسمت) سمجھتا اور مَدِیْنۃِ میں گُزرے ہوئے حَسینِ لِمَحَات کو ہمیشہ کے لئے یادگار قرار دیتا ہے۔ کسی عاشقِ رَسول نے مَدِیْنۃِ کی پُر نُوْر فُضائوں میں گُزری ہوئی سَاعَتوں کو یاد کرتے ہوئے کیا خُوب کہا ہے کہ

وہی سَاعَتیں تھیں سُرور کی، وہی دِن تھے حَاصِلِ زِندَگی  
بَحْضُوْر شافعِ اُمّتِاں مِری جن دِنوں طَلَبی رہی

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہِ کَاسَفَرِ مَدِیْنۃِ

عاشقِ ماہِ رِسالت، اعلیٰ حضرت، اِمَامِ اہلسُنّت، مُجَدِّدِ دِیْن و مِلّت مولانا شاہِ اِمَامِ اَحْمَد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہِہِ اپنے دُوسرے سَفَرِ حج میں مَناسکِ حج (اَزْکَانِ حج) ادا کرنے کے بعد شَدِیدِ عَلیل (یعنی سخت بیمار) ہو گئے مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہِہِ فرماتے ہیں: اِمْتِدادِ مَرَض (یعنی بیماری کے طویل ہو جانے) میں مجھے زیادہ فَلَہ، حَاضِرِی سِرکارِ اَعْظَم (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِہِہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی تھی۔ جب بُخار کو اِمْتِداد (یعنی طول)

پکڑتا دیکھا، میں نے اُسی حالت میں قصدِ حاضری کیا، یہ علماء مانع ہوئے (یعنی روکنے لگے)۔ اوّل تو یہ فرمایا کہ حالت تو تمہاری یہ ہے اور سفر طویل! میں نے عرض کی: ”اگر سچ پوچھے تو حاضری کا اصل مقصود زیارتِ طیبہ ہے، دونوں بار اسی نیت سے گھر سے چلا، معاذ اللہ (عَوِّدْجَلَّ) اگر یہ نہ ہو تو حج کا کچھ لطف (مزہ) نہیں۔“ انہوں نے پھر اصرار اور میری حالت کا اشعار کیا (یعنی مجھے میری حالت یاد دلائی)۔ میں نے حدیث پڑھی: ”مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَزِرْ فَقَدْ جَفَّاعٍ<sup>(۱)</sup>“ یعنی جس نے حج کیا اور میری (قبر کی) زیارت نہ کی اُس نے مجھ پر جفا کی“ فرمایا: تم ایک بار تو زیارت کر چکے ہو۔ میں نے کہا: میرے نزدیک حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ عمر میں کتنے ہی حج کرے زیارت ایک بار کافی ہے بلکہ ہرج کے ساتھ زیارت ضرور (یعنی لازمی) ہے، اب آپ دُعا فرمائیے کہ میں سرکار (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تک پہنچ لوں۔ روضہ اقدس پر ایک نگاہ پڑ جائے اگرچہ اُسی وقت دم نکل جائے۔<sup>(۲)</sup>

اُس کے طفیل حج بھی خُدا نے کرا دیے اصل مراد حاضری اُس پاک در کی ہے

(حداثی بخشش ص 202)

چلوں دُنیا سے میں اس شان سے اے کاش! یا اللہ شہِ ابرار کی چو کھٹ پہ سر ہو میرا خمِ مولیٰ  
سُنہری جالیوں کے سامنے اے کاش! ایسا ہو نکل جائے رسولِ پاک کے جلوؤں میں دمِ مولیٰ

(وسائلِ بخشش ص 98)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ عاشقوں کے امام، اعلیٰ حضرت مولانا شاہِ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدینے کے تاجدار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ فالُض

۱... کشف الخفاء، حرف المیم، ۲/۲۱۸، حدیث: ۲۴۵۸

۲... عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع کے مدینے کی زیارتیں، ص ۱۴۵

الانوار کی حاضری کے لئے کس قدر بے قرار رہا کرتے تھے، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ چاہتے تو کچھ مدت کے بعد اس سعادت سے مُشرّف ہو جاتے مگر عشقِ رسول چونکہ آپ کا سرمایہ اور حاضریِ بارگاہِ رسول آپ کی منزلِ مقصود تھی، لہذا سختِ علالت (بیماری) بھی آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو درِ رسول کی حاضری سے نہ روک سکی، الغرض آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پر ایک ہی دُھن سوار تھی کہ بس کسی طرح رَوْضَہ رسول کی ایک جھلک دیکھ لوں اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر لوں، پھر بھلے میری جان بھی چلی جائے تو مجھے کوئی پروانہ ہوگی نیز آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا یہ جملہ بھی تاریخ میں سُنہری حُرُوف سے لکھنے کے قابل ہے کہ ”اگر سچ پوچھئے تو حاضری کا اُصلِ مقصود زیارتِ طَیْبَہ ہے، دونوں بار اِسی نیت سے گھر سے چلا، معاذِ اللہ اگر یہ نہ ہو تو حج کا کچھ لُطف نہیں۔“

اے کاش! ہمیں بھی حضورِ اکرم، نُورِ مُجَبَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حقیقی عشق اور مدینے کی سچی تڑپ نصیب ہو جائے، یقیناً جن کے دل میں مدینے جانے کا شوق رہتا ہے، اُن پر پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ضرور کرم ہوتا ہے اور اسباب و وسائل نہ ہونے کے باوجود بھی انہیں خیرت انگیز طور پر حاضری کی سعادت نصیب ہو جاتی ہے، بلکہ اگر یوں کہا جائے تو شاید غلط نہ ہو گا کہ مَکَّہ مَکْرَمَہ و مَدِیْنَہ مَنُورَہ زَادَہَا اللہُ شَرَفًاو تَعْظِیْمًا وہ مُقَدَّس مقامات ہیں جہاں لوگ خود نہیں جاتے بلکہ بلائے جاتے ہیں، آئیے اب مدینے کی تڑپ دل میں پیدا کرنے کے لئے مَدِیْنَہ مَنُورَہ زَادَہَا اللہُ شَرَفًاو تَعْظِیْمًا اور رَوْضَہ اَقْدَس کی حاضری کے فضائل سے مُتَعَلِّق تین (3) فَرَامِینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

مدینہ لوگوں کو پاک و صاف کر دیتا ہے

﴿1﴾ اَلْبَدِیْنَةُ تُنْفِی النَّاسَ کَمَا یَنْفِی الْکِبْرِیْ خَبَثَ الْحَدِیْدِ لِیَعْنِی مَدِیْنَةُ مَنُورَہ (زَادَہَا اللہُ شَرَفًاو تَعْظِیْمًا)

لوگوں کو یوں پاک و صاف کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا رنگ صاف کر دیتی ہے۔<sup>(۱)</sup>

## شفاعت کا پروانہ

﴿2﴾ جو شخص میری (قبر کی) زیارت کے لئے آئے اور میری زیارت کے سوا اُس کا کوئی مقصد نہ ہو تو مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے روز اُس کی شفاعت کروں۔<sup>(۲)</sup>

## میری قبر کی زیارت کرنا میری ہی زیارت کرنا ہے

﴿3﴾ مَنْ حَجَّ قُبْرَآءِ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ فَكَأَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ جس نے میری وفاتِ ظاہری کے بعد حج کیا پھر میری قبرِ مبارک کی زیارت کی تو گویا اُس نے میری حیات ہی میں میری زیارت کی۔<sup>(۳)</sup>

## زیارتِ روضہ اقدس کے دس (۱۰) فوائد

مُسْلِمِ اِسْلَام شیخ شُعَیْب حَرَامِیْش رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اِرْشَاد فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ، سرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ اقدس کی زیارت کرنے والے کے لئے دس (۱۰) کرامات یعنی عزتیں ہیں: (۱) وہ بلند مرتبہ ہو گا (۲) حصولِ مقصد میں کامیاب ہو گا (۳) اُس کی حاجت پوری ہو گی (۴) اُسے عَطِیَّاتِ خَرْج کرنے کی توفیق ملے گی (۵) وہ ہلاکت و بربادی سے اَمْن میں رہے گا (۶) غُیُوب و نَقَاص سے پاک ہو گا (۷) اُس کی مُشْکَلَات آسان ہوں گی (۸) حَادِثَات سے اُس کی حفاظت ہو گی (۹) اُسے آخِرَت میں ابھٹا ہلہ ملے گا اور (۱۰) مَشْرِق و مَغْرِب کے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمَت ملے گی۔<sup>(۴)</sup>

یَا رَبِّ! تیرے محبوب کا جلوہ نظر آئے اُس نورِ مجسم کا سراپا نظر آئے

۱... مسلم، کتاب الحج، باب المدینہ تنفی شرارہا، ص ۷۷، حدیث: ۱۳۸۲

۲... معجم کبیر، سالم عن ابن عمر، ۲۲۵/۱۲، حدیث: ۱۳۱۴۹

۳... دارقطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، ۳۵۱/۲، حدیث: ۲۶۶۷

۴... الروض الفائق، المجلس الثانی والخمسون: فی زیارة النبی، ص ۳۰-۳۰۸ ملخصاً

اے کاش! کبھی ایسا بھی ہو خواب میں میرے ہوں جس کی غلامی میں وہ آقا نظر آئے  
تاہندہ مقدر کا ستارہ نظر آئے جب آنکھ کھلے گنبدِ خضرا نظر آئے  
جس در کا بنایا ہے گدا مجھ کو الہی اُس در پہ کبھی کاش! یہ ممکن نظر آئے  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ مَدِیْنَةُ مُنَوَّرَة (رَاٰهَا اللہُ سُبْحٰنَہٗ فَاَوْفَعَطٰہَا) کی  
حاضری کس قدر باعثِ سعادت ہے کہ اس کی برکت سے گناہ دھل جاتے ہیں، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ  
وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب ہوتی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جس خوش نصیب کو قبرِ انور کی زیارت  
نصیب ہو جائے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے اُسے خود حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت  
نصیب ہو گئی، بہر حال ہمیں مدینہ کی یاد میں ہر دم تڑپتے ہوئے اپنے بلاوے کا منتظر رہنا چاہئے اور  
صلوٰۃ و سلام کی کثرت کرنے کے ساتھ ساتھ ہر سال حج کے پربہار موسم میں عازِ مینِ حج و زائرینِ مدینہ  
کے ذریعے خصوصی طور پر اپنا سلام، بارگاہِ خیرِ الانام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میں پہنچانا چاہئے۔

## سلام بھیجنے والوں کو جوابِ سلام

نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ  
عَزَّوَجَلَّ میری رُوح کو مجھ میں لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اُس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔<sup>(۱)</sup>

مفسرِ شہیر، حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے  
ہیں کہ یہاں رُوح سے مراد توجہ ہے نہ وہ جان جس سے زندگی قائم ہے، حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ  
وَسَلَّم) تو بحیاتِ دائمی (ہمیشہ کی زندگی کے ساتھ) زندہ ہیں۔ اِس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ میں ویسے تو  
بے جان رہتا ہوں کسی کے دُرود پڑھنے پر زندہ ہو کر جواب دیتا رہتا ہوں ورنہ ہر آن حضور (صَلَّی اللہُ



تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر لاکھوں دُرود پڑھے جاتے ہیں تو لازم آئے گا کہ ہر آن لاکھوں بار آپ (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی رُوح نکلتی اور داخل ہوتی رہے۔ خیال رہے کہ حضور (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ایک آن میں بے شمار دُرود خوانوں کی طرف یکساں (برابر) توجہ رکھتے ہیں، سب کے سلام کا جواب دیتے ہیں جیسے سورج بیک وقت سارے عالم پر توجہ کر لیتا ہے، ایسے (ہی) آسمانِ نبوت کے سورج ایک وقت میں سب کا دُرود و سلام سُن بھی لیتے ہیں اور اُس کا جواب بھی دیتے ہیں، لیکن اِس میں آپ (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو کوئی تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی، کیوں نہ ہو کہ مظہرِ ذاتِ کِبْرِیا ہیں، (جیسے) رَبِّ تعالیٰ بیک وقت سب کی دُعائیں سُنتا ہے (ویسے ہی اُس کے محبوب صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس کی عطا سے ایک ہی وقت میں بے شمار عاشقوں کا دُرود و سلام سُنتے ہیں)۔<sup>(۱)</sup>

### صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آئیے! اب حاضریِ مدینہ اور سفرِ مدینہ سے مُتَعَلِّق بُزرگانِ دینِ رَحِمَہُمُ اللہُ الْبَرِّیْن کے چند ایمان آفر و واقعات اور اُن سے حاصل ہونے والے سدنی پھول سُنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چُنانچہ،

### صحابی رسول کا عقیدہ

مَرَوَّان اپنے زمانہ سَلْطُ (زمانہ حکومت) میں ایک دن کہیں چلا جا رہا تھا کہ اُس نے کسی شَخْص کو دیکھا کہ وہ حضور سَیِّدُ الْبُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قَبْرِ اَنُوْر پر اپنا چہرہ رکھے ہوئے ہے۔ مَرَوَّان نے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم کیا کر رہے ہو؟ جب وہ مَرَوَّان کی طرف مُتَوَجَّہ ہوئے تو پتا چلا کہ وہ تو حضرت سَیِّدُنَا اَبُو الْاَیُّوبِ اَنصَارِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں، اُنہوں نے فرمایا: ہاں، میں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا، میں تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُضُورِ حاضِر ہوا ہوں

میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُن رکھا ہے کہ دین پر اُس وقت آنسو نہ بہانا جب اُس کی ذِمَّہ داری لائق و اہل کے پاس ہو، دین پر اُس وقت آنسو بہانا جب اُس کی ذِمَّہ داری نالائق و نااہل کے پاس ہو۔<sup>(۱)</sup>

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس واقعے سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ پیرائے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بے پناہ مَحَبَّت کیا کرتے تھے اور اُن کا یہ عقیدہ تھا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی قبرِ انور میں زندہ ہیں، یہی وجہ ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُو ایوب الانصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مَرَوَّان کو انتہائی کھرا جواب دیا کہ میں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا جو کہ بے جان ہوتا ہے نہ سُن سکتا ہے نہ بول سکتا ہے بلکہ میں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لَبِیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہوا ہوں جو آج بھی اپنی قبرِ انور میں حَیَاتِ باکمال کے ساتھ مُتَّصِف ہیں، لہذا ہمیں بھی شیطانی و سوسوں سے بچتے ہوئے اسی عقیدے پر ثابت قدم رہنا چاہئے کہ نہ صرَف سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بلکہ تمام کے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسا کہ

رَحْمَتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے: ”الْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِی قُبُورِہِمْ یُصَلُّوْنَ یعنی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی قبروں میں زندہ ہیں (اور) نمازیں (بھی) ادا فرماتے ہیں۔“<sup>(۲)</sup> ایک اور حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا: اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلٰی الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ یعنی بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسموں کو کھانا، زمین پر حرام کر دیا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی زندہ ہیں، روزی دیے جاتے ہیں۔<sup>(۳)</sup>

۱... مسند احمد، حدیث ابی ایوب الانصاری، ۱۳۸/۹، حدیث: ۲۳۶۲۶

۲... مسند ابی یعلیٰ، مسند انس بن مالک، ۲۱۶/۳، حدیث: ۳۴۱۲

۳... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب: ذکر وفاتہ ودفنہ، ۲۹۱/۲، حدیث: ۱۶۳۷

www.dawateislami.net

مدینے کی حاضری کے لئے بہت بے چین رہا کرتے تھے جیسا کہ اِمَامُ العارِفین حضرت سید احمد کبیر رِفاعی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے بارے میں ہم نے سنا کہ اُن پر یادِ طیبہ اور عشقِ رسول کا غلبہ رہا کرتا تھا بلکہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ تسکینِ عشق کی خاطر جسمانی طور پر نہ سہی پر روحانی طور پر پیارے آقا، کئی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درِ اقدس کی چوکھٹ کو چوم آیا کرتے تھے، مگر اس کے باوجود آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جِسْم و رُوح کے ساتھ دیارِ محبوب سے بلاوے کے منتظر رہا کرتے تھے۔ پھر جب اُن کی قسمت چمکی، انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور بارگاہِ رسالت سے اُنہیں بلاوا آیا تو جِسْم و رُوح کے ساتھ جانبِ مدینہ روانہ ہوئے اور آستانہِ عالیہ میں پہنچ کر عقیدت سے بھرپور اشعار بارگاہِ اقدس میں ہدیہ پیش کئے، کرم بالائے کرم ہوا کہ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں عاشقِ زار کے اشعار دَرَجَہِ قبولیت حاصل کر گئے، رَحْمَتِ مُصْطَفٰے کو جوش آیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبرِ انور سے اپنا دشتِ اطہر باہر نکال کر اپنے سچے عاشق کی دشتِ بوسی کی دیرینہ (دے۔ ری۔ نہ۔ یعنی پُرانی) خواہش کو ہاتھوں ہاتھ پورا فرما دیا۔

لب واپیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں      کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے  
منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی      دُوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!      صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

امیرِ مِلّت کا سفرِ مدینہ

پنجاب (پاکستان) کے مشہور عاشقِ رسول بُزرگ امیرِ مِلّت حضرت مولانا پیر سید جماعت علی شاہ مُحَدِّث علی پوری رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ایک مرتبہ مَدِیْنَةُ مُنَوَّرَہٗ زَادَہَا اللہُ شَرَفًا وَ تَعَطُّیًا گئے تو اُن کے کسی مُرید نے مَدِیْنَةُ مُنَوَّرَہٗ زَادَہَا اللہُ شَرَفًا وَ تَعَطُّیًا کے ایک کُتے کو اِتِّفَاقًا دُھِلا (ڈھلا) مار دیا جس کی چوٹ

سے کُتا چِچھا، حضرت اَمِیرِ مِلّت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے کسی نے کہہ دیا کہ آپ کے فلاں مُرید نے مدینے شریف کے ایک کُتے کو مارا ہے۔ یہ سُن کر آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بے چین ہو گئے اور اپنے مُریدوں کو اُٹھم دیا کہ فوراً اُس کُتے کو تلاش کر کے یہاں لاؤ چنانچہ کُتا لایا گیا، حضرت اَمِیرِ مِلّت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اُٹھے اور روتے ہوئے اُس کُتے سے مُخاطب ہو کر کہنے لگے: اے دِیَارِ حَبِیب کے رہنے والے! اللّٰہ (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے واسطے) میرے مُرید کی اِس لغزش (غلطی) کو مُعاف کر دے۔ پھر بھٹنا ہوا گوشت و دودھ منگوایا اور اُسے کھلایا پلایا، پھر اُس سے کہا: جماعت علی شاہ تجھ سے مُعافی چاہتا ہے، خُدارا! اِسے مُعاف کر دینا۔<sup>(۱)</sup>

### صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ہمارے بُرگانِ دین رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مَدِیْنَةُ مُنَوَّرَا دَاہَا اللّٰہُ شَمَّوْا فَادْنُ عَلَیْہَا سے بھی کس قدر مَحَبَّت فرماتے تھے، انہیں ہر گز یہ گوارا (منظور) نہ تھا کہ کوئی دِیَارِ مَحْبُوب کے کُتوں کے ساتھ بھی ناز و (نامناسب) سُلوک کرے اور انہیں اَفِیْت پہنچائے۔ یہی وجہ ہے کہ اَمِیرِ مِلّت پیرِ سید جماعت علی شاہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو جیسے ہی یہ معلوم ہوا کہ میرے کسی مُرید نے اِس مُقَدَّس شہر کے ایک کُتے کو ڈھیلا (ڈھے۔ لا) مارا ہے تو آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا چین و قرار جاتا رہا، بے قراری کے عالم میں آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فوراً اُٹھم صَادِر (جاری) فرمایا کہ کسی بھی صورت میں اُس کُتے کو ڈھونڈو اور میرے پاس لاؤ چنانچہ جب اُس کُتے کو لایا گیا تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ مشہورِ زمانہ عاشقِ رسول، لاکھوں مریدین کے پیشوا اور ایک ولیِ کامل نے گریہ و زاری کرتے ہوئے اُس کُتے سے نہ صِرَف اپنے مُرید کی لغزش (غلطی) کی مُعافی مانگی بلکہ عُمَدہ عِزَاووں سے اُس کی خیر خواہی اور دِلجوئی بھی فرمائی نیز جب دل مُطْمَئِن نہ ہوا تو ایک بار پھر اُس سے

مُعافی کی درخواست کرنے لگے۔

و سوسہ

ممکن ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ وَسْوَسَہ آئے کہ کُتّا تو بظاہر ایک معمولی جانور ہے، لہذا اُس کے ساتھ اُس طرح کا برتاؤ (سُلوک) کرنا اور اُس کے آگے گڑ گڑاتے ہوئے مُعافی مانگنا ایک ولیِ کامل کو اور وہ بھی سفرِ مدینہ جیسے پاکیزہ و مُقَدَّس لمحات کے موقع پر ہر گز ہر گز زیب نہیں دیتا۔

جوابِ و سوسہ

یاد رکھئے! کُتّا اگرچہ بظاہر ایک معمولی جانور ہے مگر اُسے یا کسی بھی جانور کو بلاوجہ مارنا منع ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مُشمَل کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد 3 صفحہ 660 پر ہے: ”بلاوجہ جانور کو نہ مارے اور سَر یا چہرہ پر کسی حالت میں ہر گز نہ مارے کہ یہ بِالْاِجْمَاع ناجائز ہے۔“ رہا ایک ولیِ کامل کا ایک کُتے کے ساتھ حُسنِ برتاؤ (اچھے سُلوک) سے پیش آنا، تو یہاں یہ بات ذہن نشین رکھنا نہایت ضروری ہے کہ جب کسی معمولی چیز کو کسی نبی، ولی یا کسی مُقَدَّس چیز کی صُحبت یا اُن سے نسبت حاصل ہو جاتی ہے تو اُس صُحبت و نسبت کی بَرکت سے وہ معمولی چیز معمولی نہیں رہتی بلکہ غیر معمولی، اہم اور اَنمول ہو جایا کرتی ہے جیسا کہ قُطَیْبُہ اگرچہ سگِ اصحابِ کَہف (یعنی اصحابِ کَہف کا کُتّا) تھا مگر اللہ والوں کی صُحبت و نسبت کی بدولت، اہمیت حاصل کر گیا نیز اسی بنا پر قرآنِ کریم میں اُس کا تذکرہ بھی موجود ہے اور وہ جَنّت میں بھی جائے گا جیسا کہ مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ تَحْرِیر فرماتے ہیں: چند جانور جَنّت میں جائیں گے، حُضُور (عَلِیْہِ السَّلَام) کی اُوٹنی قُضُوءِ اصحابِ کَہف کا کُتّا، حضرت صالِح عَلَیْہِ السَّلَام کی اُوٹنی (اور) حضرت عِیْسٰی (عَلِیْہِ السَّلَام) کا دراز گوش (یعنی گدھا)۔<sup>(1)</sup>

لہذا جس کُتے کو امیرِ مِلّت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے مُرید نے ڈھیلا (ڈھے۔ لا) مارا تھا وہ بھی کوئی عام کُتا نہ تھا بلکہ اُسے حبیبِ کِبْرِیا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے شہرِ مَدِیْنَتِہٖ مُنَوَّرَہ سے نسبت حاصل تھی وہ دِیَارِ مَحْبُوب کے گلی کوچوں سے تعلق رکھنے والا تھا، اسی وجہ سے امیرِ مِلّت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اُس کتے کا اَدَب و احترام بجالائے اور اُس سے مُعافی کے طلبگار ہوئے، بہر حال یہ عشق و مَحَبّت کی باتیں ہیں اور عشق و مَحَبّت والے ہی انہیں سمجھ سکتے ہیں۔

آپ کی گلیوں کے کُتوں پہ تَصَدُّق جاؤں کہ مدینے کے وہ کوچوں میں پھرا کرتے ہیں  
آپ کی گلیوں کے کُتے مجھ سے تو اچھے رہے ہے سُکوں اُن کو میسر سبز گنبد دیکھ کر  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے دَرْدِ تیری جگہ تو میرے دل میں ہے

مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ۱۳۹۰ھ میں حج و زیارت کی سَعَادَت حاصل کی، اِس ضَمَن مِیْنِی ۔ مدینہ کا ایک ایمان افروز واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں مَدِیْنَتِہٖ مُنَوَّرَہ دَاذَعَا اللّٰهُ شُہْرًا وَتَعْظِیْمًا میں پھسل کر گر گیا، داہنے ہاتھ کی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی، دَرْدِ زیادہ ہوا تو میں نے اُسے بوسہ دے کر کہا: اے مدینے کے درد! تیری جگہ میرے دل میں ہے تو تو مجھے یار کے دروازے سے ملا ہے۔

ترا دَرْدِ میرا دَرماں ترا غم مری خوشی ہے مجھے دَرْدِ دینے والے تری بندہ پَر وری ہے  
(فرماتے ہیں کہ) دَرْدِ تو اُسی وقت سے غائب ہو گیا مگر ہاتھ کام نہیں کرتا تھا، سترہ (17) دن کے بعد مُسْتَشْفٰی مَلِک یعنی شاہی اسپتال میں ایکسرے لیا تو ہڈی کے دو ٹکڑے آئے، جن میں قدرے فاصلہ ہے مگر ہم نے علاج نہیں کرایا، پھر آہستہ آہستہ ہاتھ کام بھی کرنے لگا، مَدِیْنَتِہٖ مُنَوَّرَہ دَاذَعَا اللّٰهُ شُہْرًا وَتَعْظِیْمًا کے اُس اسپتال کے ڈاکٹر محمد سلیم نے کہا کہ یہ خاص کر شَمَہ ہوا ہے کہ یہ ہاتھ طِبِّی لحاظ سے حَرکَت بھی

نہیں کر سکتا، وہ ایکسرے (X-Ray) میرے پاس ہے، ہڈی اب تک ٹوٹی ہوئی ہے، اس ٹوٹے ہاتھ سے تفسیر لکھ رہا ہوں، میں نے اپنے اس ٹوٹے ہوئے ہاتھ کا علاج صرف یہ کیا کہ آستانہ عالیہ پر کھڑے ہو کر عرض کیا کہ حضور! میرا ہاتھ ٹوٹ گیا ہے، اے عبد اللہ بن عتیک (رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ) کی ٹوٹی پنڈلی جوڑنے والے! اے مُعَاذِ بن عَمْرَء (رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ) کا ٹوٹا بازو جوڑ دینے والے! میرا ٹوٹا ہاتھ جوڑ دو۔<sup>(1)</sup>

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُر گانِ دین رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ کا کیسا مَدَنی ذہن تھا کہ مَدِیْنَةُ مُنَوَّرَہ میں پیش آنے والے مَصائب و آلام کو نہ صرف خندہ پیشانی سے سہہ لیا کرتے تھے بلکہ انہیں اپنے لئے باعثِ سَعَادَت تصور کیا کرتے تھے جیسا کہ بیان کردہ واقعے سے صاف ظاہر ہے کہ مفتی صاحب رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی کَلَّا ئی کی ہڈی ٹوٹ گئی مگر آپ کے صَبْر و اِسْتِقْلَال اور سَعَادَت مَدَنی کا یہ حال تھا کہ آہ و بکا اور چیخ و پکار کرنے کے بجائے اُس کے سبب ہونے والے دَرْد کو اپنے لئے تَمَعًا (انعامی علامت) سمجھ کر قبول کر لیا کہ یہ تو میرے لئے دِیَارِ نبی کی ایک عُمَدہ سوغات ہے۔ بہر حال یہ انہی مُبَارَک ہستیوں کا خاصہ تھا کہ انہیں راہِ مَدِیْنہ کا کاٹنا بھی پھول محسوس ہوتا تھا، اے کاش! ہمیں بھی اِن بُزُرگوں کا صَدَقہ نصیب ہو جائے اور اے کاش! ہم بھی جب عازِمِ مَدِیْنہ ہوں تو سفرِ مَدِیْنہ کی خُوب خُوب بَرَکَتیں پائیں اور اِس دَوْرانِ مَدِیْنَةُ مُنَوَّرَہ اِذَا مَا اللہُ شَافَا تَغَطَّیَا اور لَکِنِ گُنْدِ خَضْرَاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت میں اِس قدر فَنّا ہو جائیں کہ اِس راہ میں آنے والے مَصائب و آلام ہمارے لئے نہ صرف رَاحَت و اطمینان کا ذریعہ ہوں بلکہ غم دِیَا و غمِ مَال سے نجات اور ہمارے گناہوں کی بخشش کا سبب بن جائیں۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



آئیے! اب شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے سفرِ مدینہ کے پُر کیف و نرِالے انداز کے بارے میں سنتے ہیں کیونکہ بلاشبہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی عشقِ رسول کے ایسے درجے پر فائز ہیں کہ جس کی وجہ سے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شمار بھی عاشقانِ رسول کی صفِ اول میں ہوتا ہے، امیرِ اہلسنت کے سفرِ مدینہ کے احوال سُن کر یقیناً ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا،

### امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سفرِ مدینہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو کئی مرتبہ سفرِ حج و سفرِ مدینہ کی سعادت حاصل ہوئی، جن میں مجموعی طور پر جو کیفیت رہی اُسے کہا حَقُّہُ تو بیان نہیں کیا جاسکتا البتہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ایک سفرِ مدینہ کے مختصر احوال سنتے ہیں چنانچہ جب مدینہ پاک زَادَہَا اللہُ شَرَفًا وَ تَعَظِيمًا کی طرف آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی روانگی کی مبارک گھڑی آئی تو امیرِ پورٹ پر عاشقانِ رسول کا ایک جَم غفیر (بہت بڑا ہجوم) آپ کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھا، مدینے کے دیوانوں نے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو جھرمٹ (حلقے) میں لے کر نعتیں پڑھنا شروع کر دیں۔ سوز و گداز میں دُوبی ہوئی نعتوں نے عشاق کی آتشِ عشق کو مزید بھڑکا دیا۔ غمِ مدینہ میں اُٹھنے والی آہوں اور سسکیوں سے فضا سو گوار ہوئی جارہی تھی، خود عاشقِ مدینہ، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کیفیت بڑی عجیب تھی۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی اور آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے ان اشعار کے مضائقہ نظر آرہے تھے

آنسوؤں کی لڑی بن رہی ہو اور آہوں سے بھٹکتا ہو سینہ  
وردِ لب ہو مدینہ مدینہ جب چلے سُوئے طیبہ سفینہ

عشق و اُلفت کا یہ نرالا انداز ہر ایک کی سمجھ میں تو آ نہیں سکتا کیونکہ حاضری طیبہ کے لئے جانے والے تو عموماً ہنستے ہوئے، مبارکبادیاں وصول کرتے ہوئے جاتے ہیں۔ ایسے زائرینِ مدینہ کا آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے ایک کلام میں اس طرح سے مدنی ذہن بنانے کی کوشش کی ہے:

ارے زائرِ مدینہ! تُو خوشی سے ہنس رہا ہے! دلِ غمزہ جو پاتا تو کچھ اور بات ہوتی  
بالآخر اسی مَحْوِیَّت (مدینے کے خیال میں گم ہو جانے) کے عالم میں سفرِ مدینہ کا آغاز ہوا، جوں جوں منزل قریب آتی رہی، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عشق کی شدت بھی بڑھتی رہی۔ اُس پاک سر زمین پر پہنچتے ہی آپ نے جوتے اتار لئے۔ اللہ! اللہ! مزاجِ عشقِ رسول سے اس قدر آشنا (جان پہچان رکھنے والے) کہ خود ہی کلام میں فرماتے ہیں:

پاؤں میں جوتا ارے محبوب کا کوچہ ہے یہ ہوش کر تو ہوش کر غافل! مدینہ آگیا  
امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُس پاک سر زمین کے آداب کا اس قدر خیال رکھتے کہ ۶۰۶ھ کے سفرِ حج میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طبیعت ناساز تھی۔ سخت نزلہ ہو گیا، ناک سے شدت کے ساتھ پانی بہہ رہا تھا۔ اس کے باوجود آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کبھی بھی مدینہ پاک کی سر زمین پر ناک نہیں سسکی بلکہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ہر ادا سے ادب کا ظہور ہوتا۔ جب تک مَدِیْنَتُہُ مُنَوَّرَا میں رہے حتیٰ الامکان گنبدِ خضرا کو پیٹھ نہ ہونے دی۔

مدینہ اس لئے عطا جانِ دل سے ہے پیارا کہ رہتے ہیں مرے آقا مرے دلبر مدینے میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! دُرودِ مدینہ تو کوئی عاشقِ مدینہ، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے سیکھے کہ جب آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدینہ شریف سے دُور ہوتے ہیں، اُس وقت بھی آپ کے لبوں پر ہر دم دُرودِ مدینہ و ذکرِ شاہِ مدینہ جاری رہتا ہے، مگر جب بے چین دلوں کے چین، رحمتِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ سے آپ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ کو سَفَرِ مدینہ کا مُژدہ ملتا ہے تو آپ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ کے دل کی دُنیا زیر و زبر ہو جاتی ہے، اشکوں کا تھما ہوا طوفان آنکھوں کے ذریعے اُمند آتا ہے اور گویا آپ اِن اشعار کی عملی تصویر بن جاتے ہیں:

مدینے کا سَفَر ہے اور میں نمدیدہ نمدیدہ جیسے اَفْرُدہ اَفْرُدہ بدن لرزیدہ لرزیدہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں بھی عاشقِ مدینہ، اَمِیْرُ اَہْلِلسُّنَّتِ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ کے صدقے غمِ مدینہ کی لازوال دَوْلَت سے سرفراز فرمائے اور بار بار اپنے مرشدِ کریم کے ساتھ سَفَرِ مدینہ کی سعادت اور مَدِیْنَتِہٖ مُنَوَّرَہٗ زَادَہَا اللہُ شَفَاؤَ تَغْطِیْہَا کی با آدب حاضری نصیب فرمائے۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مَدِیْنَتِہٖ مُنَوَّرَہٗ زَادَہَا اللہُ شَفَاؤَ تَغْطِیْہَا میں رَوْضَہٗ رَسُوْل کے رُوبرُ وِ سَلام پیش کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔ اے کاش! ہماری زندگی میں بھی وہ مبارک لمحات آئیں مگر یہ بھی یاد رکھئے کہ جسے اِس دَر کی حاضری نصیب ہو اُس کے لئے ضروری ہے کہ اِس بارگاہِ عالی کے آداب کا خاص خیال رکھے، کیونکہ ذرا سی بے احتیاطی سَخْتِ حُرُوْمِ کا سبب بن سکتی ہے۔ آئیے! اب خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی لکھی ہوئی عظیم الشان و مایہ ناز کتاب "بہارِ شریعت" کی روشنی میں سَفَرِ مدینہ اور رَوْضَہٗ اَقْدَس کی حاضری کے کچھ آداب سنئے ہیں چنانچہ،

**حاضری بارگاہ کے آداب**

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ رَوْضَہٗ رَسُوْل پر

حاضری کے آداب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ﴿حاضری میں خالص زیارتِ اقدس کی نیت کرو﴾ حج اگر فرض ہے توج کر کے مَدِیْنَةُ طَیْبَہ حاضر ہو۔ ہاں! اگر مَدِیْنَةُ طَیْبَہ راستہ میں ہو تو بغیر زیارت حج کو جانا سخت محرومی و قساوتِ قلبی (دل کی سختی) ہے اور اس حاضری کو قبول حج و سعادتِ دینی و دنیوی کے لیے ذریعہ و وسیلہ قرار دے اور اگر حج نفل ہو تو اختیار ہے کہ پہلے حج سے پاک صاف ہو کر محبوب کے دربار میں حاضر ہو یا سرکار (یعنی بارگاہِ محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میں پہلے حاضری دے کر (اس حاضری کو) حج کی مقبولیت و نورانیت کے لیے وسیلہ کرے ﴿راستے بھر دُرود و ذکر شریف میں ڈوب جاؤ اور جس قدر مَدِیْنَةُ طَیْبَہ قریب آتا جائے، شوق و ذوق زیادہ ہوتا جائے﴾ جب حَرَمِ مدینہ آئے بہتر یہ کہ پیادہ (پیدل) ہو لو، روتے، سر جھکائے، آنکھیں نیچی کیے، دُرود شریف کی اور کثرت کرو اور ہو سکے تو ننگے پاؤں چلو،

حَرَم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا ارے سر کا موقع ہے او جانے والے! ﴿جب قُبَّة اَنْوَر (یعنی نورانی گنبد) پر نگاہ پڑے، دُرود و سلام کی خوب کثرت کرو﴾ حاضری مسجد سے پہلے (اُن) تمام ضروریات سے (کہ) جن کا لگاؤ دل بٹنے کا باعث ہو، نہایت جلد فارغ ہو، ان کے سوا کسی بیکار بات میں مشغول نہ ہو معاً (نوراً) وُضُو و مِسْوَاک کرو اور غُسل بہتر، سفید پاکیزہ کپڑے پہنو اور نئے بہتر، سُرمہ اور خوشبو لگاؤ اور مُشک اَنْصَل ﴿اب فوراً آستانہ اقدس کی طرف نہایت خُشُوع و خُضُوع سے مُتوجَّہ ہو، رونانہ آئے تو رونے کا مُوَنَہ (منہ) بناؤ اور دل کو بَزور (کوشش کر کے) رونے پر لاؤ اور اپنی سنگِ دلی سے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف التجا کرو﴾ جب در مسجد پر حاضر ہو، صلوٰۃ و سلام عرض کر کے تھوڑا ٹھہرو جیسے سرکار سے حاضری کی اجازت مانگتے ہو، (پھر) بِسْمِ اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھ کر ہمہ تن آداب ہو کر داخل ہو ﴿اُس وقت جو آداب و تعظیم فرض ہے ہر

مسلمان کا دل جانتا ہے آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، دل سب خیالِ غیر سے پاک کرو، مسجدِ اقدس کے نقش و نگار نہ دیکھو ❀ اگر کوئی ایسا سامنے آئے جس سے سلامِ کلام ضرور ہو تو جہاں تک بنے کثرتِ جاؤ، ورنہ ضرورت سے زیادہ نہ بڑھو پھر بھی دل سرکار (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہی کی طرف ہو ❀ ہر گز ہر گز مسجدِ اقدس میں کوئی حرف چلا کر نہ نکلے ❀ یقین جانو کہ حُضُورِ اقدس صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سچی حقیقی دُنیاوی جِسْمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے، اُن کی اور تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مَوْت صرف وعدہٴ خُدا کی تَصْدِیق کو ایک آن کے لیے تھی۔<sup>(1)</sup> ❀ اب ادب و شوق میں دُوبے ہوئے گردن جھکائے، آنکھیں نیچی کئے، آنسو بہاتے، لڑزٹے کانپتے، گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے، سرکارِ نامدار صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فَضْل و کَرَم کی اُمید رکھتے، آپ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَدَمِینِ شَرِیفِین کی طرف سے سنہری جالیوں کے رُوبرُو (یعنی سامنے) مُوَجَّہ شریف میں حاضر ہوں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مزارِ پُر انوار میں رُوبَقْبَلہ (رُوبہٴ قِبَلہ یعنی قبلہ رُو) جلوہ افروز ہیں، لہذا مُبارک قدموں کی طرف سے اگر آپ حاضر ہوں گے تو سرکارِ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ بے کس پناہ، براہِ راست آپ کی طرف ہوگی اور یہ بات سجد (بے حد) ذوقِ افزا ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے سَعَادَتِ دَارِین (یعنی دُنیا و آخرت کی سعادت) کا سبب بھی ہے ❀ قبلہ کو پیٹھ کئے کم از کم چار ہاتھ (یعنی دو گز) دُور نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر سرکارِ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرہٴ انور کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہوں کہ فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں یہی ادب لکھا ہے کہ یَقِفْ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃ، یعنی سرکارِ مدینہ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

دربار میں اس طرح کھڑا ہو جس طرح نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ یاد رکھیں! سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مزارِ پُر انوار میں عین حیاتِ ظاہری کی طرح زندہ ہیں اور آپ کو یعنی حاضری دینے والے کو بھی دیکھ رہے ہیں بلکہ آپ کے یعنی زائر کے دل میں جو خیالات آرہے ہیں اُن پر بھی مطلع ہیں۔ خبردار! جالی مبارک کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچیں کہ یہ خلافِ اَدَب ہے کہ ہمارے ہاتھ اس قابل ہی نہیں کہ جالی مبارک کو چھو سکیں، لہذا چار (4) ہاتھ (یعنی دو گز) دُور ہی رہیں، (ذرا سوچئے کہ) یہ شرف کیا کم ہے کہ سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو یعنی زائر کو اپنے مُواجِہۃً اقدس کے قریب بلایا اور سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ کَرَم اب خصوصیت کے ساتھ آپ کی (یعنی زائر کی) طرف ہے ﴿اب جبکہ﴾ دل کی طرح آپ کا (یعنی زائر کا) مُومنہ (منہ) بھی اس پاک جالی کی طرف ہو گیا، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوبِ عظیمُ الشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آرام گاہ ہے، اَدَب اور شوق کے ساتھ درد بھری آواز میں اِن الفاظ کے ساتھ سلام عرض کیجئے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرُ خَلْقِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَفِیْعَ الْمُنْدَلِیْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَاُمَّتِکَ اَجْمَعِیْنَ،<sup>(1)</sup>

مگر خیال رہے کہ سلام عرض کرتے ہوئے آواز نہ تو بہت بلند اور سخت ہو کہ تمام اَعمال ہی ضائع ہو جائیں اور نہ ہی بہت آہستہ ہو بلکہ مُعتَدِل (درمیانی) آواز ہونی چاہئے۔<sup>(2)</sup>

1... یعنی اے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر سلام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور بَرَکتیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ پر سلام۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تمام مخلوق سے بہتر، آپ پر سلام۔ اے گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والے آپ پر سلام۔ آپ پر، آپ کی آل و اصحاب پر اور آپ کی تمام اُمت پر سلام۔

2... بہارِ شریعت، حصہ ۶، ۱/۱۲۲۳-۱۲۲۵، ملقطاً و مفہوماً

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے ادبوں سے اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو<sup>(1)</sup>

✽ حضورِ اکرم، نورِ مجسم (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے اپنے اور اپنے ماں باپ، پیر، اُستاد، اولاد، عزیزوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لیے شفاعت مانگئے، بار بار عرض کیجئے: اَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُولَ اللہ۔ (یا رسول اللہ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ سے شفاعت مانگتا ہوں) ✽ پھر اگر کسی نے عرضِ سلام کی وصیت کی ہو تو بجالائیے۔ شرعاً اس کا حکم ہے ✽ جب تک مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو، ایک سانس بھی بیکار نہ جانے دیجئے، ضروریات کے سوا اکثر وقت مسجد شریف میں باظہارت حاضر رہئے، نماز و تلاوت و دُرود میں وقت گزارئیے، دُنیا کی بات کسی بھی مسجد میں نہ چاہیے نہ کہ صرف یہاں ✽ مدینہ طیبہ میں روزہ نصیب ہو، خصوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدہ شفاعت ہے ✽ یہاں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار (50,000) لکھی جاتی ہے، لہذا عبادت میں زیادہ کوشش کیجئے، کھانے پینے کی کمی ضرور کیجئے اور جہاں تک ہو سکے تَصَدَّق (صدقہ) کیجئے ✽ روضہ اُنور پر نظر عبادت ہے جیسے کعبۃِ مُعَظَّمہ یا قرآنِ کریم کا دیکھنا تو ادب کے ساتھ اس کی کثرت کیجئے اور دُرود و سلام عرض کرتے رہئے ✽ پنجگانہ (دن میں 5 مرتبہ) یا کم از کم صبح و شام مُوَاجَہَہ شریف میں عرضِ سلام کے لئے حاضر ہوں ✽ شہر میں خواہ شہر سے باہر جہاں کہیں گُنبدِ مُبَارَک پر نظر پڑے، فوراً دُشْتِ بَسْتِہ (ہاتھ باندھ کر) اُدھر مُوَنُحْ (منہ) کر کے صلوٰۃ و سلام عرض کیجئے، اس کے بغیر ہر گز نہ گزریے کہ خلافِ ادب ہے ✽ قبرِ کریم کو ہر گز پیٹھ نہ کی جائے اور حتی الامکان نماز میں بھی ایسی جگہ نہ کھڑے ہوں کہ پیٹھ کرنی پڑے ✽ روضہ اُنور کا نہ طواف کیجئے، نہ سجدہ، نہ اُس کے سامنے اتنا جھکئے کہ رُکوع کے برابر ہو۔ رسول اللہ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم اُن کی اطاعت میں ہے (اور روضہ اُنور کا سجدہ و طواف

کرنا یا اس کے آگے رُکوع کی حد تک جھکنا اطاعتِ رسول کے خلاف ہے۔<sup>(۱)</sup>

## کتاب ”عاشقانِ رسول کی 130 حکایات“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کے سفرِ مدینہ و حاضریِ مدینہ سے مُتعلّق مزید دلچسپ

حکایات اور مکہ و مدینہ کے بارے میں حیرت انگیز واقعات کی معلومات جاننے اور اپنے دل میں حاضریِ مدینہ کی سچی تڑپ پیدا کرنے کے لئے شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابولبال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مُرتّب کردہ کتاب بنام ”عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکّے مدینے کی زیارتیں“ کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس کتاب میں زائرینِ مدینہ کی 51، مشہور عاشقِ رسول بزرگ حضرت سیدنا امام مالک کی 12، حاجیوں کی 42، صالحات کی 6، علمائے اہلسنت کی 17، جنّت کی 7 اور حیوانات کی 9 حکمت سے بھرپور حکایات تحریر فرمائی ہیں نیز اس کے علاوہ بھی اس میں بہت سی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ آپ تمام اسلامی بھائیوں سے دُعا کرتے ہیں کہ اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ہدِیّۃً طَلَب فرما کر نہ صرف خود اس کا مطالعہ کیجئے بلکہ حسبِ استطاعت زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر سفرِ مدینہ کی سعادت پانے والے خوش نصیبوں میں ثواب کی نیت سے مُفت تقسیم بھی فرمائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ [www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net) سے اس کتاب کو ریڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ

(Download) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ



میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے عاشقانِ رسول کے سفرِ مدینہ سے مُتَعَلِّق دِل کُشاو دِل رُبا واقعات سُنے، اِن واقعات سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ ہمارے اَسلافِ دَرِ مَحْبُوب کی حاضری کے لئے بے چین رہا کرتے تھے، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ گنبدِ سبز اور روضہ اقدس کی زیارت اُنہیں اپنی زندگی سے بھی زیادہ عزیز تھی، ہمارے اکابر و بزرگانِ دین کو جب بھی مدینہ شریف کی حاضری نصیب ہوتی تو وہ حضرات، بارگاہِ عالی کا ایسا اِخْتِرَام بجالاتے کہ جسے سُن کر عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں، اگر اِس مُبارک سفرِ میں کوئی تکلیف پیش آتی تو اُسے اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھ کر برداشت کر جاتے بلکہ اُس دَر سے ملنے والے دَر دکی دوا کرنے کے بجائے اُسے محبوب کی طرف سے ملنے والا عظیم تحفہ سمجھتے، محبوب کی بارگاہ بلکہ گلی کوچوں سے نسبت رکھنے والی مَعْمُولی چیز کو بھی نہایت عزّت و مقام دیتے، اگر پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے بلاوے میں تاخیر ہوتی تو رُوحانی طور پر دَرِ اقدس کے بوسے لے آتے اور جب حاضری نصیب ہوتی تو اَشکبار آنکھوں سے سفرِ مدینہ کی سعادت حاصل کرتے، نیز اُس پاک سر زمین پر پہنچ کر اَدَب کی وجہ سے سُواری پر سوار ہونے بلکہ چَپَل یا جُوتے پہننے سے بھی گریز کرتے۔ یقیناً اِن واقعات میں ہم سب کے لئے اور بالخصوص اُن خُوش نصیبوں کے لئے بے شمار مدنی پھول ہیں جنہیں عتقریب پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضہ اُتور پر حاضری کی سعادت حاصل ہونے والی ہے، لہذا تمام اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ زندگی میں جب بھی مدینہ مُنَوَّرہ کی حاضری کی سعادت حاصل ہو، اِن مدنی پھولوں اور بہارِ شریعت کی روشنی میں بیان کئے گئے حاضری بارگاہ کے آداب کا خاص خیال رکھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو مُرشد کے ساتھ مدینہ کی با اَدَب حاضری نصیب فرمائے۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطارِیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت تادمِ تحریر 97 سے زیادہ شعبے قائم ہیں، انہی میں سے ایک شعبہ ”مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطارِیہ“ بھی ہے جو کہ شب و روز پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیا رِ اُمّت کی غمخواری کرنے میں مضمروفِ عمل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ غمخواری اُمّت کی خوشبوؤں سے لبریز اس مجلس کی طرف سے ہر ماہ تقریباً ایک لاکھ پچیس ہزار (1,25,000) بیماروں اور پریشان حال لوگوں میں کم و بیش 4 لاکھ سے زائد تعویذات و اُورادِ عطارِیہ رضائے الہی کے لئے بالکل مُفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ یاد رہے! اس مجلس کی برکتیں فقط کسی مخصوص علاقے یا شہر تک ہی محدود نہیں بلکہ پاکستان کے سارے صوبوں کے سینکڑوں شہروں میں سینکڑوں بستے لگائے جا رہے ہیں نیز پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک مثلاً ساؤتھ افریقہ، کینیڈا، ماریشس، امریکہ، اسپین، یونان، ہانگ کانگ، ساؤتھ کوریا، افریقہ کے شہر (مباسا، تنزانیہ، یوگنڈا)، انگلینڈ (کے شہر بریڈ فورڈ، برمنگھم)، بنگلہ دیش اور ہند میں بھی تعویذاتِ عطارِیہ کے سینکڑوں بستوں کی ترکیب ہے۔ مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطارِیہ سے وابستہ اسلامی بھائی دُکھی انسانیت کی خالصۃً غمخواری کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو عام کرنے میں مضمروف ہیں۔ اے کاش! ہم سب کو مدنی کام کرنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## 12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے، اپنے دل میں مکے مدینے کی تڑپ پیدا کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے نیز ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام روزانہ ”صدائے مدینہ“ لگانا بھی ہے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا ”صدائے مدینہ“ کہلاتا ہے۔ نمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا عظیم سعادت اور حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سنت ہے۔ مَقُول ہے کہ اَمِیرُ الْمُؤْمِنِینِ حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ عادت مبارک تھی کہ جب نمازِ فجر کے لئے اپنے گھر سے تشریف لاتے تو راستے میں لوگوں کو نماز کے لئے جگاتے ہوئے آتے نیز اذانِ فجر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا تو اُس سے بھی جگادیتے۔<sup>(1)</sup>

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَمِیرِ اَہْلِ السُّنَّتِ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہِ نے اپنے مُریدِینِ وَمُتَعَلِّقِیْنَ وَمُحِبِّیْنَ اور تمام دعوتِ اسلامی والوں کو مدنی انعامات میں سے ایک مدنی انعام صدائے مدینہ لگانے کا بھی عطا فرمایا ہے، بلاشبہ روزانہ سینکڑوں اسلامی بھائی فجر کے وقت مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگاتے اور آدائے فاروقی پر عمل کرتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں۔ آئیے اسی ضمن میں ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

## جُواری مزدور تائب ہو گیا

مہاراشٹر (ہند) کے اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ لباب ہے: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی سے قُبُل میں مَرَضِ عِصْیَاں (یعنی گناہوں کی بیماری) میں انتہاء درجے تک مبتلا ہو چکا تھا۔ دن بھر مَرِ دوری

کرنے کے بعد جو رقم حاصل ہوئی، رات کو اُسی سے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شراب خرید کر خوب عیاشی کرتا، شور شرابا کرتا، گالیاں تک بکتا اور والدین و اہلِ محلّہ کو خوب تنگ کرتا، اس کے علاوہ میں پرلے درجے کا جُواری و بے نمازی بھی تھا۔ اسی غفلت میں میری زندگی کے قیمتی ایام ضائع ہوتے رہے آخر کار میری قسمت کا ستارہ چمکا۔ ہُوایوں کہ خوش قسمتی سے میری ملاقات دعوتِ اسلامی کے ایک ذمّہ دار اسلامی بھائی سے ہوئی۔ انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دلائی۔ مجھ سے انکار نہ ہو سکا اور میں ہاتھوں ہاتھ 3 دن کے مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کی صحبت ملی اور بانی دعوتِ اسلامی، شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل بھی سننے کو ملے۔ جس کی برکت سے مجھ جیسا پکا بے نمازی، شرابی و جُواری تائب ہو کر نہ صرف نماز پڑھنے والا بن گیا بلکہ صدائے مدینہ لگانے والا اور دوسروں کو مدنی قافلوں کا مسافر بنانے والا بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری انفرادی کوشش سے اب تک 30 اسلامی بھائی مدنی قافلوں کے مسافر بن چکے ہیں۔ تادم تحریر میں ایک مسجد میں مؤذن ہوں اور خوب مدنی کاموں کی دُھو میں مچا رہا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مُصْطَفٰی جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نُوْشہ بزمِ جَنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جَنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے محَبّت کی اُس نے مجھ سے محَبّت کی اور جس نے مجھ سے محَبّت کی وہ جَنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔<sup>(1)</sup>

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا  
جَنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## پانی پینے کی سنتیں اور آداب

آئیے! شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”163 مدنی پھول“ سے پانی پینے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں۔ پہلے دو فرامینِ مُصَطَفَی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ﴿اَوْنُٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مَت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قَبْل بِسْمِ اللہ پڑھو اور فراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو﴾<sup>(1)</sup> نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔<sup>(2)</sup> مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان دَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اس لیے برتن سے الگ منہ کر کے سانس لو (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹالو)، گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے (تھوڑی) ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔<sup>(3)</sup> البتہ دُرودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیتِ شفا پانی پر دم کرنے میں حَرَج نہیں ﴿چوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پیئیں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے﴾ پانی تین سانس میں پیئیں ﴿بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے﴾ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نُقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے ﴿<sup>(4)</sup> پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہیے﴾ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اُس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے

۱... 1 ترمذی، ۳/۵۲، حدیث: ۱۸۹۲

۲... 2 ابوداؤد، ۳/۷۷۲، حدیث: ۳۷۲۸

۳... 3 مرآۃ المناجیح، ۶/۷۷

۴... 4 اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۵۹۴

www.dawateislami.net

وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔<sup>(1)</sup>

## ﴿2﴾ تمام گناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَسَلَّمَ

حضرت سَیِّدِنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔<sup>(2)</sup>

## ﴿3﴾ رَحمت کے ستر دروازے

صَلِّ اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔<sup>(3)</sup>

## ﴿4﴾ چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عِدَّةَ مَا عِلِمَ اللّٰهُ صَلَاةً ذٰکِرَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ

حضرت اَحْمَد صَاوِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْہَادِی بَعْض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔<sup>(4)</sup>

## ﴿5﴾ قُرْبِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۵۱ ملخصاً

2... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ۲۵

3... القول البدی/ع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الثانية والخمسون، ص ۱۴۹

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهُ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔<sup>(۱)</sup>

## ﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰذِنِہٖ الْبَقْعَدِ الْمَقْرَبِ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافعِ اُمم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔<sup>(۲)</sup>

## ﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَعَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔<sup>(۳)</sup>

## ﴿2﴾ ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحَنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خداے علیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

۱... القول البدیع، الباب الاول، ص ۲۵

۲... الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

۳... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۲۳۰۵



فرمانِ مُصطفیٰ ﷺ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدر حاصل کر لی۔<sup>(۱)</sup>

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد